© rasailojaraid.com

اسلام اور مغرب

محمد عطاء اللہ صدیقی

تعلیمی نصاب؛ قرآنی آیات اور نظریۂ پاکستان

پاکستان کے آئین کے مطابق اسلام کو تمام قوانین پر بالادستی حاصل ہے، لیکن ہمارے ہاں سیکولر مزاج رکھنے والے حکمران طبقہ نے صدقِ دل سے اسلام اور شریعت کی اس بالا دستی کو کبھی قبول نہیں کیا۔ امریکہ اور یورپ پاکستان کو ایک خالصتاً اسلامی ریاست کی حیثیت سے آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پاکستان میں 'اسلامائزیشن' کے عمل کے خلاف ہمیشہ پرزور احتجاج کیا ہے۔

پاکستان میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش جاری ہے۔ حکومتی سطح پر سوائے صدر ضیاء الحق مرحوم کے ہر دور میں سیکولرازم کے رجحانات کو غلبہ حاصل رہا ہے۔ چونکہ عوامی مزاج میں اسلامیت اب بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، اسی لئے یہاں سیکولرازم کے قدم جمنے نہیں پائے۔ دینی جماعتوں نے ہمیشہ سیکولرائزیشن کے خلاف بھرپور مزاحمت کی ہے مگر دینی جماعتیں ہمیشہ سیکولر طبقہ کے 'عمل' کے خلاف 'ردِّ عمل' کا ہی اظہار کرتی رہی ہیں۔ دینی طبقہ کو حکومتی پالیسیوں کے بارے میں عام طور پر اس وقت پتہ چلتا ہے، جب وہ تشکیل کے مراحل طے کرکے عملدرآمد کی منزل میں داخل ہوجاتی ہیں۔ حکومتی پالیسی وضع کرنے کا عمل ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے مترادف نہیں ہے، اس کے لئے متواتر اجلاس ہوتے ہیں، بحث و تمحیص ہوتی رہتی ہے جو بالآخر نتیجہ خیز ہو کر فیصلہ جات میں بدل جاتی ہے۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق پاکستان کی وفاقی حکومت کی جانب سے ملک بھر کے تعلیمی بورڈز کو میٹرک کے آئندہ امتحانات میں قرآن مجید کے ترجمہ کے سوال کو نصاب سے خارج کرنے کی بنا پر دینی اور مذہبی جماعتوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دینی جماعتوں نے اس

© rasailojaraid.com

فیصلے کو سیکولر ازم کی جانب ایک پیش قدمی قرار دیا ہے۔ دینی جماعتیں عنقریب ایک کنونشن طلب کریں گی جس میں اس فیصلے کے خلاف متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (نوائے وقت، ۸ جنوری ۲۰۰۱ئ)

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اس خبر پر اپنا ردّعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر تعلیم نے امریکہ کے حکم پر قرآن کریم کے ترجمہ کو میٹرک کے نصاب سے ختم کردیا ہے۔ یہ لوگ قرآن کی روشنی کو معاشرے میں پھیلتے نہیں دیکھنا چاہتے۔ (روزنامہ 'انصاف' ۸/ جنوری)

روزنامہ نوائے وقت نے اپنی خبر میں یہ وضاحت بھی کی ہے کہ حکومت نے امریکی افسروں کو بتایا تھا کہ اس نے ماضی میں ہونے والے میٹرک کے امتحانات میں سے قرآن مجید کے ترجمے والا سوال ختم کردیا ہے اور اس کی جگہ قرآن مجید ناظرہ کو امتحان کا حصہ بنایا جائے گا۔ تاہم تمام تعلیمی بورڈوں نے حکومت کے فیصلے اور حکم نامے پر عمل درآمد کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔

پاکستان میں تعلیمی نصاب کو وضع کرنے یا اس میں ترمیم لانے کا ایک مفصل طریقہ کار اور باقاعدہ قواعد وضوابط موجود ہیں۔ اس طرح کے فیصلے راتوں رات نہیں کئے جاسکتے۔ جب سے موجودہ حکومت برسراقتدار آئی ہے، اس نے مختلف شعبہ جات میں اصلاحات متعارف کرانے کے کام کا بیڑہ اٹھایا ہے، تعلیمی شعبہ میں اصلاحات متعارف کرانے کے لئے باقاعدہ ایک 'تعلیمی مشاورتی بورڈ' تشکیل دیا گیا جس کے چیئرمین وفاقی وزیر تعلیم ہیں۔ گذشتہ ایک سال کے دوران اس بورڈ کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے۔ اس کا ایک اہم اجلاس جنرل پرویز مشرف کی زیرصدارت ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوا جس میں صوبائی گورنروں اور صوبائی وزرائے تعلیم نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں وفاقی وزیر تعلیم نے 'تعلیمی شعبہ میں اصلاحات' کے عنوان سے ایک ایکشن پلان پیش کیا۔

مذکورہ تعلیمی مشاورتی بورڈ میں جن افراد کو بطور رکن نامزد کیا گیا، ان کی اکثریت سیکولر اور اشتراکی نظریات کی حامل ہونے کے علاوہ مغربی تہذیب کی علمبردار این جی اوز سے وابستگی کا

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

پس منظر بھی رکھتی ہے۔ اس بورڈ کے ایک متحرک رکن 'ڈاکٹر پرویز ہود بھائی' ہیں۔ 'پرویز ہود بھائی' اگرچہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر ہیں، مگر فکری اعتبار سے متعصّب قادیانی اور نظریۂ پاکستان کے زبردست مخالف ہیں۔ اسلام آباد میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف گذشتہ چند برسوں میں جن لوگوں نے جلوس نکالے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قبر بنا کر ان کی توہین کی، ان کے فکری قائدین میں نمایاں ترین نام پرویز ہود بھائی کا ہے۔ اسی قادیانی پروفیسر نے ڈاکٹر مبشر حسن اور روزنامہ 'نیوز' کے امتیاز عالم کے ساتھ مل کر پاک انڈیا پیپلز فورم تشکیل دیا ہے جو پاکستان مخالف سرگرمیوں میں بہت متحرک رہا ہے۔ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی گذشتہ کئی برسوں سے قائداعظم یونیورسٹی میں نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مذموم جدوجہد میں مصروف ہے۔ اس کے خلاف اسلام پسند طلبہ نے کئی بار احتجاجی جلوس بھی نکالے، مگر چونکہ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور اس کا اثر و رسوخ امریکی سفارتخانے تک بھی ہے، اس لئے ابھی تک وہ تدریسی فرائض بدستور انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر پرویز بھائی اگرچہ فزکس کے پروفیسر ہیں، مگر گذشتہ کئی برسوں سے وہ پاکستان میں تعلیمی نصاب کی اصلاح کے بارے میں 'تحقیقی' مقالہ جات تحریر کرتے رہے ہیں۔ وہ پاکستان میں تعلیمی نصاب کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے زبردست ناقد رہے ہیں۔ وہ نہایت تواتر سے اپنی اس پریشانی کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ آخر نظریۂ پاکستان اور اسلام کو نصابی کتب کا حصہ کیوں بنایا گیا ہے۔ ان کے ایک مقالہ کا عنوان ہے 'پاکستان کی تاریخ کو مسخ کرنے کا عمل'...... تمام قادیانی اور سیکولر دانشوروں کی طرح پرویز ہود بھائی بھی نظریۂ پاکستان کے فروغ کو صدر ضیاء الحق کی 'بدعت' قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ مضمون میں وہ لکھتے ہیں:

> "۱۹۷۷ء کے بعد کی 'تاریخ پاکستان' کی تمام نصابی کتابوں میں 'نظریۂ پاکستان' کے فقرے نے مرکزی اہمیت کی حیثیت حاصل کر رکھی ہے۔ نظریۂ پاکستان کا فقرہ ہر گفتگو میں نفوذ کر گیا ہے۔ ہر بحث میں حوالہ کا کام دیتا ہے اور تمام کتابوں میں آغاز ہی پر وہ نظر آجاتا ہے۔ مثلاً لکھا جاتا ہے کہ "ایک نظریاتی ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے پہلے اس اساس کا جاننا

© rasailojaraid.com

ضروری ہے جس پر پاکستان قائم ہوا تھا یعنی نظریۂ پاکستان۔"

وہ اپنی پریشانی کا مزید اظہار یوں کرتے ہیں:

"دوسری کتابوں کی بھی ابتدا ایسے ہی جملوں سے ہوتی ہے: "پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ پاکستان کے حصول کے لئے کی گئی جدوجہد کی بنیاد اور محرک بھی نظریۂ پاکستان تھا۔ نظریۂ پاکستان کی تشریح کئی طریقوں سے کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر ایک ذریعہ کا کہنا ہے کہ "نظریۂ پاکستان 'اسلام' ہے۔"

جماعت اسلامی، اسلامی نظام کی علمبردار ہے اور اس کا یہ قصور سیکولر دانشور معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ پرویز ہود بھائی لکھتے ہیں:

"جماعت اسلامی جسے مولانا مودودیؒ نے قائم کیا تھا، ایک بنیاد پرست جماعت ہے، جو صاف صاف تمام قوانین پر اسلامی شریعت کے بالاتر ہونے کی دعویدار ہے اور اس بنیاد پر اس نے ایک سیاسی اور سماجی تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ جماعت کی اپیل کا بڑا حصہ مغربی تہذیب اور مغربی جمہوریت کی مذمت پر مبنی ہے۔ نیز اس نے ایک اسلامی ریاست کا خاکہ بھی بنا رکھا ہے۔ حال ہی میں پاکستان کی جدید نصابی کتابوں کے ذریعہ اسی تصور کو عام کیا گیا ہے۔"

سیکولر پراپیگنڈہ بازوں کا فریب انگیز اُسلوب یہی رہا ہے کہ وہ پاکستان میں اسلام کے مطالبہ کی مخالفت کرتے ہوئے اسے 'جماعتِ اسلامی کا اسلام' کہہ کر پکارتے ہیں۔ وہ ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کا تعلق اسلام سے نہیں ہے، یہ تو محض جماعتِ اسلامی کی کارستانی ہے کہ اس نے نفاذِ اسلام کی تحریک برپا کر رکھی ہے۔ دینی جماعتوں کے خلاف منفی پراپیگنڈہ کے ذریعے وہ بالواسطہ اسلام کے خلاف زہر افشانی کرتے ہیں۔ کبھی وہ نظریۂ پاکستان کو ضیاء الحق سے منسوب کرتے ہیں۔ چونکہ بعض حلقے ضیاء الحق مرحوم کو آمر حکمران ہونے کی وجہ سے پسند نہیں کرتے، اسی لئے وہ نظریۂ پاکستان کے خلاف نفرت ابھارنے کے لئے اسے ضیاء الحق سے منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ ضیاء الحق کی آمرانہ حیثیت اپنی جگہ، پاکستان کے تعلیمی اداروں میں انہوں نے تعلیمی نصاب کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے جو کاوش کی، وہ حد درجہ قابل تحسین ہے۔

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی 'نصابی کتابوں میں اسلام کاری' کے زیر عنوان مضمون میں تحریر کرتے ہیں:

"مطالعہ پاکستان کی نصابی کتابوں کا مرکزی موضوع 'اسلامائزیشن' ہے۔ تقسیم کے بعد کی صرف تین باتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔ اوّلاً وہ ۱۹۴۹ء کی قراردادِ مقاصد کو پیش کرتی ہیں جس نے ریاست پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ اللہ کو دی ہے اور جس نے مختلف شہری حقوق کی صورت میں مسلمانوں کو غیر مسلمانوں سے جدا کردیا ہے۔"

اس مضمون میں وہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"نئی نصابی کتابوں میں سماجی انصاف پر زور دینے کے برعکس اسلام کے رسمی پہلوؤں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ سائنس اور سیکولر تعلیم کو سخت مشکوک بنادیا گیا ہے۔ ایک کتاب کے مطابق جدید تعلیم سے دور رہنا چاہیے، اسلئے کہ یہ الحاد اور مادّیت کی طرف لے جاتی ہے۔"

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے مذکورہ بات لکھتے ہوئے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ یہ محض اس کے ذہن کی افترا پردازی اور شر پسندی ہے۔ ورنہ کسی بھی نصابی کتاب میں جدید تعلیم سے دور رہنے کی تلقین نہیں کی گئی ہے..... پاکستان میں اقلیتوں کو تمام حقوق حاصل ہیں، مگر قادیانی ہمیشہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ان کے حقوق کی پامالی کی جارہی ہے۔ پرویز ہود بھی اس قادیانی سوچ کے اظہار سے باز نہ رہ سکے، لکھتے ہیں:

"نئی نصابی کتابوں میں اسلام کو عبادتی رسوم کا مجموعہ بنانے پر زور دینے کے ساتھ بعض غیر مسلم فرقوں کے خلاف جذبات کو شعوری طور پر بھڑکایا گیا ہے۔ خاص طور پر ہندوؤں اور قادیانیوں کے خلاف۔"

اس بیہودہ الزام تراشی کی تائید میں پرویز ہود بھائی نے نصابی کتب میں سے ایک بھی مثال پیش نہیں کی جس میں قادیانیوں کے خلاف جذبات کو شعوری طور پر بھڑکایا گیا ہو۔ اس مضمون کے آخر میں وہ سیکولر حکمرانوں کی کوتاہی کی نشاندہی اس انداز میں کرتے ہیں:

"مغربی طرزِ زندگی رکھنے والا آزاد خیال طبقہ جس نے سیاسی اقتدار برطانیہ سے جانشین کے طور پر لیا تھا، اگر اس نے تعلیم کو بنیادی طور پر جدید اور سیکولر کردار میں ڈھال دیا ہوتا تو اس سے آخر کار ایک جدید اور سیکولر ذہن رکھنے والی شہریت جنم لیتی۔ لیکن اس طبقہ کی خود غرضانہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

اور موقع پرستانہ ذہنیت نے سیاسی اور اقتصادی ہنگامی حالات کے پیش نظر اسے لبرل قدروں کو ترک کردینے پر مجبور کردیا۔“

پرویز ہود بھائی کا یہ مضمون 'اسلام، جمہوریت اور پاکستان' نامی کتاب میں شامل ہے جسے ائر مارشل (ر) اصغر خان نے ۱۹۹۹ء میں ترتیب دے کر شائع کیا۔ اس وقت تک ابھی نواز شریف کی حکومت ہی تھی۔ اس کتاب میں شامل دیگر مضامین بھی سیکولر ازم کی فکر کے عکاس ہیں۔ نہایت بے باکی سے نظریۂ پاکستان اور اسلام کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے، مگر ہمارے دینی طبقہ کی بے حسی ملاحظہ کیجئے کہ کسی طرف سے اس طرح کی شرانگیز کتب کا مؤثر محاکمہ نہیں کیا گیا۔ ارشاد حقانی صاحب نے روزنامہ جنگ میں اس کتاب پر 'ریویو' لکھا، مگر اس میں انہوں نے بھی اسلامی نقطہ نگاہ سے اس کتاب پر تنقید نہیں کی، بلکہ بعض جگہوں پر تو ان کی تنقید سیکولر ازم کی تائید کرتی نظر آتی ہے۔ راقم الحروف نے ارشاد حقانی صاحب کے مضمون کے جواب میں مفصل تبصرہ ارسال کیا تھا، جو شائع نہ کیا گیا۔

پرویز ہود بھائی جو تعلیمی مشاورتی بورڈ کے رکن ہیں، ان کے خیالات مندرجہ بالا سطور میں پیش کئے گئے ہیں۔ یہ خیالات انہوں نے تعلیمی مشاورتی بورڈ کا رکن بننے سے پہلے پیش کئے تھے۔ گذشتہ چند ماہ میں بھی وہ انگریزی اخبارات میں تواتر کے ساتھ انہی خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ این جی اوز نے اپنے لٹریچر میں بھی بے حد وسیع پیمانے پر نظریۂ پاکستان کی مخالفت کی مہم برپا کئے رکھی۔ عاصمہ جہانگیر کا انسانی حقوق کمیشن ہو، اصغر خان کی سنگی فاؤنڈیشن ہو، عورت فاؤنڈیشن ہو یا یورپی ایجنٹوں کی کوئی قابل ذکر این جی اوز، آپ ان کا لٹریچر اُٹھا لیجئے، اس میں وہی خیالات ملیں گے جس کی جھلک پرویز ہود بھائی کے مضامین سے دکھائی گئی ہے۔ ہماری دینی جماعتیں این جی اوز کے خلاف اخبارات میں جارحانہ بیان دیتی رہتی ہیں اور فی نفسہٖ یہ ایک قابل تعریف اقدام ہے۔ مگر ان کی جانب سے علمی سطح پر اس زہریلے پراپیگنڈہ کا توڑ بھی پیش کرنا چاہئے۔ انہیں اسلام دشمن سیکولر طبقہ کی خطرناک پیش قدمی پر گہری نگاہ رکھنی چاہئے۔ جہاں کہیں اصلاحات کے نام پر سیکولر ازم کے

© rasailojaraid.com

نفاذ کے لئے پالیسیاں بنائی جارہی ہیں، ان کو قبل از وقت بے نقاب کرکے ان کے خلاف زبردست تحریک برپا کرنی چاہیے۔

مذکورہ قادیانی پروفیسر پرویز ہود بھائی کو اس سال ۱۴/ اگست کے موقعہ پر ستارۂ امتیاز سے بھی نوازا گیا۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ کسی بھی حلقے سے نظریۂ پاکستان کے مخالف کی اس عزت افزائی پر احتجاج نہیں کیا گیا۔ اگر ہماری دینی اور وطنی حمیت کی یہ صورت ہے تو پھر ہمیں یہ شکایت زیب نہیں دیتی کہ امریکہ کے حکم پر ہمارے تعلیمی نصاب سے قرآنِ پاک کا ترجمہ خارج کردیا گیا ہے۔ ☆☆

اُمتِ مسلمہ میں فکری اعتدال کا علمبردار علمی و تحقیقی مجلہ ...... محدثین کی علمی روایات کا اَمین اور فکری

ماہنامہ محدث لاہور

علم وادب کے مرکز لاہور سے پینتیس سال سے شائع ہونے والا پاکستان کا مقبول ترین علمی و تحقیقی مجلہ

علمائ، دانشور، وکلائ، خطبائ، طلباء

اور أهل فکر ونظر کی اوّلین پسند

☆ ۶ سال سے نئی آب وتاب کے ساتھ ہر ماہ باقاعدہ شائع ہورہا ہے ☆

خوبصورت کمپوزنگ، معیاری سفید کاغذ، دیدہ زیب طباعت، ۸۰ صفحات

ہر شمارے میں ۵ سے زائد اہم مضامین جن میں سے ہر ایک اپنے موضوع پر مکمل کتابچہ ہے

قومی اُمور پر اسلامی نقطہ نظر، کتاب وسنت، فقہ واجتہاد، ایمان وعقائد اور دار الافتاء کے مستقل سلسلے

اگر آپ غور و فکر کا رجحان اور لکھنے پڑھنے کا ذوق رکھتے ہیں تو محدث ہی آپ کی تشنگی کو

عالم اسلام کی علمی تحریکوں کا تعارف و تبصرہ اور منتخب عربی مضامین کے تراجم